رہائش کے لیے خریدے ہوئے فلیٹ پر زکوٰۃ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: kan15810

تاریخ: 03-05-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے رہائش کے لیے ایک فلیٹ خریدا تھا، بعد میں اس کو کرائے پر چڑھادیا، تو کیا اس فلیٹ پر زکوۃ ہوگی؟ اگر ہوگی تو اس کی قیمت پر یا کرائے پر؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً یاد رہے کہ زکوٰۃ صرف تین قسم کے اموال پر ہوتی ہے:

(1) ثمن یعنی سونا، چاندی (اس کے ساتھ تمام ممالک کی کرنسی اور پرائز بانڈ بھی شامل ہیں)۔ (2) چرائی پر چھوٹے جانور۔ (3) مالِ تجارت۔ مالِ تجارت سے مراد وہ مال ہے جسے بیچنے کی نیت سے خریدا ہو اور ابھی تک وہی نیت باقی بھی ہو۔ ان کے علاوہ دیگر کسی بھی مال پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

چونکہ آپ نے یہ فلیٹ رہائش کے لیے خریدا تھا، بیچنے کی نیت سے نہیں خریدا تھا، لہذا یہ مالِ تجارت نہ ہوا۔ مزید دیگر دونوں اموال زکوٰۃ میں سے بھی نہیں ہے، لہذا اس کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

جہاں تک رہا کرائے کا معاملہ تو اس پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ اگر کرائے کی رقم خود یا دیگر اموالِ زکوٰۃ کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائے اور ان اموال پر سال گزر جائے اور دیگر شرائطِ زکوٰۃ بھی پائی جائیں، تو کرائے کی رقم پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر کرایہ خرچ ہو جاتا ہو، اتنا جمع نہیں ہو پاتا کہ وہ کرایہ خود یا دیگر اموال زکوٰۃ کے ساتھ مل کر نصاب کی مقدار تک پہنچے، تو اس کرائے پر بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

چنانچہ محیط برہانی میں ہے: ”مال الزکاۃ الأثمان و ھو الذھب والفضۃ وأشباھھا والسوائم وعروض التجارۃ“ ترجمہ: زکوٰۃ کے مال (یہ) ہیں: اثمان یعنی سونا چاندی اور ان کی مثل (کوئی دوسری کرنسی)،

چرائی کے جانور اور تجارت کا سامان۔
(المحیط البرھانی، کتاب الزکاۃ، الفصل الثالث، جلد2، صفحہ383، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ زکوٰۃ کن کن اشیاء پر واجب ہے؟ آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''سونا چاندی اور مال تجارت اور چرائی پر چھوٹے ہوئے جانور۔
(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ139، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ''ولو اشتری قدوراً من صفر یمسکھا ویؤاجرھا لا تجب فیھا الزکاۃ کما لا تجب فی بیوت الغلۃ۔'' یعنی اگر پیتل کی دیگ خریدی اسے رکھے گا اور کرائے پر دے گا (تو) اس میں زکوٰۃ واجب نہیں جیسا کہ کرائے کے گھروں میں واجب نہیں۔
(الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ180، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ''(کرائے کے) مکانات پر زکوٰۃ نہیں، اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں، کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہو گا اس پر زکوٰۃ آئے گی، اگر خود یا اور مال سے مل کر قدرِ نصاب ہو۔''
(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ161، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی فضیل رضا عطاری

20 رمضان المبارک 1442ھ/03 مئی 2021ء

دارالافتاء اہلسنت
daruliftaa@dawateislami.net
DARUL IFTA AHLESUNNAT

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے